افغانستان کے لیے بھارتی امداد کا پراپیگنڈا

عبدالباسط ○

ایک سوال فضا میں گردش کر رہا ہے کہ ''پاکستان نے ان بھارتی ٹرکوں کو جو واہگہ کے ذریعے افغانستان انسانی بنیادوں پر امداد لے جانا چاہتے تھے، پاکستان سے راہداری کی اجازت نہ دے کر سفارتی غلطی کا ارتکاب کیا ہے، کیونکہ یہ ایک اچھا موقع تھا پاکستان اور بھارت کے درمیان تناؤ کی فضا کم کرنے کا۔ جب ہم نے بھارت کو واہگہ سے ٹرک لے جانے کی اجازت نہیں دی تو وہ چاہ بہار، ایران کے ذریعے سے امدادی سامان لے کر جائے گا۔ اس طرح بھارت اور ایران کے تعلقات مزید بہتر ہوں گے اور افغانستان کا پاکستان پر انحصار بھی کم ہوگا''۔

بظاہر یہ سوال درست دکھائی دیتا ہے، مگر فی الحقیقت معاملہ یہ نہیں ہے۔ پاکستان کی ہمیشہ سے یہ خواہش رہی ہے کہ افغانستان میں جس قدر جلد ممکن ہو، اناج اور کھانے پینے کی اشیا پر مشتمل امدادی سامان پہنچے کیونکہ اگر خدانخواستہ وہاں صورتِ حال خراب ہوتی ہے تو اس کا براہِ راست اثر پاکستان پر بھی پڑے گا۔ پاکستان کبھی نہیں چاہے گا کہ یہاں پر مزید افغان مہاجرین آئیں، اور افغانستان پھر کسی مشکل صورتِ حال سے دوچار ہو۔ اگر معاشی صورتِ حال خراب ہوتی ہے یا انسانی بحران پیدا ہوتا ہے تو اس سے دہشت گردوں کو موقع ملے گا۔ لہٰذا، پاکستان کا مفاد اسی میں ہے کہ افغانستان کی صورتِ حال جس قدر جلد ممکن ہو، بہتر ہو۔ اسی لیے پاکستان نے دسمبر ۲۰۲۱ء میں 'اسلامی تعاون تنظیم' (OIC) کی وزرائے خارجہ کانفرنس کی میزبانی ایک نکاتی ایجنڈے پر کی تھی، کہ کس طرح افغانستان کو انسانی بحران سے بچایا جائے؟ جو ملک بھی افغانستان کو امداد دیتا ہے

○ تجزیہ نگار اور معروف سفارت کار، اسلام آباد

یا دے گا، پاکستان اسے خوش آمدید کہتا ہے اور خوش آمدید کہتا رہے گا، چاہے وہ بھارت ہی کیوں نہ ہو۔لیکن اس سارے معاملے کو اس کے درست پس منظر میں دیکھنا ہوگا۔

اس مذکورہ امدادی مشن کے حوالے سے پاکستان نے بھارت کو بہت سی مراعات بھی دینا چاہی ہیں۔ مثلاً یہ کہا کہ ''بھارت ۵۰ میٹرک ٹن گندم کی جو امداد دینا چاہتا ہے، وہ پاکستانی ٹرکوں کے ذریعے طورخم تک پہنچائی جائے''، یا ''افغانستان کے ٹرک واہگہ تک آئیں اور گندم لے کر چلے جائیں''۔ بھارت نے جواب میں یہ کہا کہ ''کیا گارنٹی ہے کہ ہم جو امداد دے رہے ہیں، وہ افغانستان میں صحیح جگہ تقسیم ہوگی؟'' ہم نے کہا کہ ''یہ امداد اقوام متحدہ کی نگرانی میں تقسیم کرادی جائے گی اور اس طرح کوئی مسئلہ پیدا نہیں ہوگا''۔لیکن بھارت نے ان معقول دلائل کا جواب دینے کے بجائے فیصلہ کیا ہے کہ وہ چاہ بہار کے ذریعے ہی یہ امداد پہنچائے گا۔

زمینی حقائق یہ ہیں کہ پاکستان اور بھارت کے تعلقات میں باہمی اعتماد کی فضا نہیں ہے۔ اگر ہم اجازت بھی دے دیں کہ بھارتی ٹرک ہی واہگہ سے گزرتے ہوئے طورخم تک جائیں، تو اس طرح یقیناً سیکڑوں بھارتی ٹرک آئیں گے۔ اگر ایسے میں پاکستان سے گزرتے ہوئے کسی ایک بھارتی ٹرک کے ساتھ کوئی حادثہ پیش آجاتا ہے، یا کوئی دہشت گردی کا واقعہ رُونما ہوتا ہے، تو انسانی بحران کے خاتمے کے لیے کی جانی والی یہ کوشش، پاکستان اور بھارت کے درمیان ایک بحران کی صورت اختیار کرسکتی ہے۔ اس لیے یہ خطرہ مول لینا کسی طور پر بھی مناسب نہیں ہے۔لہٰذا، حکومت پاکستان نے صحیح فیصلہ کیا ہے اور اس بات کی اجازت نہیں دی کہ بھارتی ٹرک واہگہ سے افغانستان جائیں۔ اس طرح ہمارے لیے مزید کئی عملی مشکلات ہیں۔ بھارتی ٹرکوں کی حفاظت کون کرے گا؟ پاکستان کو ان ٹرکوں کی سیکورٹی کے لیے بڑے پیمانے پر، اقدامات اُٹھانا پڑیں گے۔

ان حالات میں یہی مناسب تھا کہ بھارت اسی طرح سمندر کے ذریعے کراچی تک امدادی گندم پہنچاتا اور جس طرح سے بھارت کی دیگر برآمدات افغانستان جاتی ہیں، یا افغانستان سے ٹرک کراچی اور واہگہ پہنچ جاتے اور اقوام متحدہ کے زیرنگرانی افغانستان پہنچا دیتے۔ مگر پاکستان اپنی سطح پر ایسا کوئی خطرہ مول نہیں لے سکتا۔ بھارت میں اس وقت جو حالات ہیں اور مسلمانوں کے خلاف جو کچھ نفرت کا الاؤ بھڑکایا جارہا ہے اور مقبوضہ جموں و کشمیر میں بھارت جو انسانیت سوزی

کر رہا ہے، اس کے نتیجے میں پاکستان میں یہ بات خطرے سے خالی نہیں ہے کہ بھارت کے ٹرک یہاں آئیں اور بھارتی ڈرائیور انھیں چلا کر طورخم تک سکون سے لے کر جائیں۔

بھارت اس سے پہلے بھی انسانی امداد افغانستان بھجواتا رہا ہے اور وہ اس کے لیے چاہ بہار بندرگاہ کو بھی استعمال کرتا رہا ہے اور بذریعہ ہوائی جہاز بھی انسانی امداد بھجواتا رہا ہے، جس پر پاکستان کو کوئی اعتراض نہیں۔ مگر کیا وجہ ہے کہ وہ آج پاکستان کے خلاف پروپیگنڈا کر رہا ہے کہ ''پاکستان ہمیں واہگہ کے ذریعے انسانی امداد لے جانے کی اجازت نہیں دے رہا؟'' اس میں یہ بات قابلِ غور ہے کہ بھارت جب بھی افغانستان کے لیے انسانی امداد کی بات کرتا ہے تو سب سے پہلے وہ پاکستان ہی سے کہتا ہے کہ ''ہمیں واہگہ کے ذریعے اسے بھجوانے کی اجازت دی جائے''۔ بلاشبہہ یہ ایک سستا راستہ ہے، لیکن بھارت کو اس بات کا علم ہے کہ پاکستان مخصوص حالات اور جائز وجوہ کی بنا پر اس کی اجازت نہیں دے گا۔

حکومت پاکستان نے ان تمام امکانی خدشات کو سامنے رکھتے ہوئے صحیح فیصلہ کیا ہے۔ اس سے پہلے بارہا پاکستان، بھارت کو کئی بار رعایتیں دے چکا ہے اور کئی ٹھوس اقدامات بھی اُٹھائے ہیں، لیکن ان کا کوئی مفید نتیجہ نہیں نکلا بلکہ بھارت نے اسے پاکستان کی کمزوری ہی سمجھا اور کشمیر میں اپنی سفاکیت کو برقرار رکھا ہے، اور آج بھی ظلم و جبر کا یہ سلسلہ جاری ہے۔ چلیئے اگر ہم اس مسئلے کو کشمیر کے ساتھ نہ بھی جوڑیں، لیکن ہمارے ہاں جو بے اعتمادی کی فضا ہے اس کو سامنے رکھتے ہوئے میں نہیں سمجھتا کہ پاکستان کو اس قسم کا خطرہ مول لینا چاہیے۔ اب یہ بھارت کی مرضی ہے کہ وہ یہ انسانی امداد چاہ بہار کے ذریعے پہنچائے یا کراچی و واہگہ کے ذریعے بھجوائے یا ہوائی جہاز کے ذریعے بھجوائے۔ بہرحال، پاکستان نے بالکل درست اور دانش مندانہ فیصلہ کیا ہے۔